علامہ رحمۃ اللہ علیہ

مولانا نقی علی خاں

حیات اور علمی و ادبی کارنامے

پی ایچ۔ڈی۔ مقالہ

ڈاکٹر محمد حسن

ایم۔اے اردو، پولیٹیکل سائنس
پی ایچ۔ڈی۔



ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، انٹرنیشنل، کراچی

علامہ مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمۃ

حیات اور علمی و ادبی کارنامے

ڈاکٹر محمد حسن قادری
ایم۔اے (اردو، پولیٹیکل سائنس)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹر نیشنل رجسٹرڈ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
www.imamahmadraza.net

نام کتاب	:	علامہ مولانا نقی علی خاں، حیات اور علمی و ادبی کارنامے (پی۔ایچ۔ڈی مقالہ)
مصنف	:	ڈاکٹر محمد حسن قادری
تقدیم	:	صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
پیش لفظ	:	ڈاکٹر محمد حسن قادری
نگران کمپوزنگ و گرافکس	:	راؤ سلطان مجاہد رضا
کمپوزنگ و گرافکس	:	ریاض شاہد
صفحات	:	225
تعداد	:	1100
سن اشاعت	:	۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء
تقریب	:	امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۵ء
ناشر	:	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی
ہدیہ	:	60/- [redacted]

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) اسلامی جمہوریہ پاکستان

25، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی پوسٹ بکس نمبر 489، (74400)
فون:021-2725150 فیکس: 021-2732369 ای میل: marifraza@hotmail.com
Web Site : www.imamahmadraza.net

ترتیب

کے خلاف عملاً جہاد کا آغاز کرنے کیلئے جہاد کمیٹی نے جہاد کا فتویٰ صادر کیا۔اس جہاد کمیٹی میں امام العلما مولانا رضا علی خاں،علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا نقی علی خاں بریلوی، مولانا شاہ احمد اللہ شاہ، مولانا سید احمد مشہدی بدایونی ثم بریلوی، جنرل بخت خاں وغیرہا کے اسمائے گرامی خاص طور قابل ذکر ہیں۔ [1]

مولانا نقی علی خاں انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے مجاہدین کو مناسب مقامات پر گھوڑے پہنچاتے تھے۔آپ نے اپنی انگریز مخالف تقاریر سے مسلمانوں میں جہاد کا جوش و ولولہ پیدا کیا۔بریلی کا جہاد کامیاب ہوا، انگریزوں کو مسلمانوں نے شکست دی اور بریلی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

اثر ابن عباس اور مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

مولانا نقی علی خاں بریلوی کی حیات اور علمی وادبی کارناموں کا جائزہ لیتے وقت اس بحث کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے جس کا تعلق مسئلہ اثر ابن عباس سے ہے۔مولانا نقی علی خاں اس بحث کے قائد تھے اور انیسویں صدی کے آخر میں پورے برصغیر میں اس کے زبردست اثرات محسوس کئے گئے۔ مولانا احسن نانوتوی زمانہ قیام بریلی (1851ء تا 1877ء) بریلی کالج، بریلی میں عربی، فارسی کے استاد تھے اور اپنے مطبع صدیقی بریلی سے کتب کی تصنیف و اشاعت کا کام کرتے تھے۔انہیں کے ایک ساتھی مولوی امیر احمد سہوانی تھے۔1871ء میں شیخو پور ضلع بدایوں میں ''مسئلہ امتناع و امکان نظیر'' پر مولانا عبدالقادر بدایونی (م 1901ء) اور امیر احمد سہوانی کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔مولوی نذیر احمد سہوانی (م 1881ء) نے دونوں فریق کے مفصل حالات پر مشتمل ایک کتاب ''مناظرہ احمدیہ'' کے نام سے طبع کرادی۔مناظرہ میں اثر ابن عباس بھی زیر بحث آیا۔ [2] مناظرہ میں جو حدیث زیر بحث آئی وہ یہ تھی:۔

[1] مشعل راہ   مرتبہ: عبدالحکیم اشرف   مطبوعہ: کراچی (پاکستان) ص 126
[2] مولانا احسن نانوتوی   از: پروفیسر ایوب قادری مطبوعہ کراچی پاکستان ص 85

''بیشک اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین پر آدم ہے تمہارے آدم کی طرح اور نوح ہے تمہارے نوح کی طرح اور ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح اور موسیٰ ہے تمہارے موسیٰ کی طرح اور نبی ہیں تمہارے نبی (حضور اکرم) کی طرح''

مولوی نذیر احمد نے اپنی کتاب کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ:۔

''مولوی احسن نانوتوی بھی اسی (صحت اثر بن عباس) کے معتقد ہیں اور اس مضمون پر انکی مہر ثبت ہے اور اسی کے اور علمائے دین بھی قائل و معتقد ہیں۔'' [1]

اس معاملہ نے زبردست طول پکڑا اور مولانا احسن نانوتوی کی مخالفت کا ماحول پیدا ہو گیا جس کی قیادت مولانا نقی علی خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔بقول پروفیسر ایوب قادری:۔

''اثر ابن عباس کے مسئلہ میں علمائے بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی، بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولانا نقی علی خاں کر رہے تھے اور بدایوں میں مولوی عبدالقادر سرخیل جماعت تھے۔'' [2]

مولانا احسن نانوتوی ایک مدت سے بریلی عیدگاہ میں عیدین کی امامت کرتے تھے۔اس تنازعہ نے اتنا طول پکڑا کہ ۱۲۹۰ھ مطابق 1873ء کو نماز عید الفطر کے موقع پر مولانا نقی علی خاں نے عیدگاہ میں مولانا احسن نانوتوی کے نماز پڑھانے کو پسند نہیں کیا۔صورت حال بگڑتی دیکھ کر مولانا احسن نانوتوی کو مولانا نقی علی خاں کی امامت میں نماز پڑھانے کا فیصلہ لینا پڑا اور عیدگاہ سے ہی مولانا نقی علی خاں کو بلانے کا پیغام بھیجا۔جب مولانا نقی علی خاں کے عیدگاہ کے قریب پہنچنے کی خبر آئی تو مولانا نانوتوی فوراً مصلے پر پہنچ گئے اور نماز پڑھادی۔مولانا نقی علی خاں نے عیدگاہ کے قریب حسین باغ میں بڑی تعداد

[1] مناظرہ احمدیہ   از: محمد نذیر سہوانی مطبع: شعلہ طور کانپور ص 47
[2] سوانح مولانا احسن نانوتوی   از: ایوب قادری   مطبع: جاوید پریس، کراچی ص 94

میں موجود مسلمانوں کی عید کی نماز کی امامت کی، مولانا احسن نانوتوی کی اقتدا نہیں کی۔ اس سلسلہ میں مفتی حافظ بخش آنولوی لکھتے ہیں:۔

''فاضل بریلوی (مولانا نقی علی خاں) نے عیدگاہ جانا مناسب نہ سمجھا مسجد جامع تشریف لے گئے۔ حضرت (مولانا نانوتوی) کو اس سے صبر نہ آیا۔ مسجد جامع سے یہ کہہ کر بلایا کہ میں نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا جسے چاہے آپ امام کیجئے میں اس کی اقتدا کرلوں گا۔ جس وقت فاضل بریلوی سڑک پر پہنچے خبر پاتے ہی حضرت مصلے پر تھے۔ فاضل بریلوی کو نہ جھگڑا منظور تھا نہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھنا۔ حسین باغ میں نماز پڑھا کر چلے آئے۔'' [1]

دراصل مولانا نانوتوی اثر ابن عباس کو صحیح اور معتبر جانتے تھے اور اس پر ان کا عقیدہ بھی تھا۔ وہ اپنا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

''میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے۔'' [2]

حضرت اثر ابن عباس اور مولانا نانوتوی کے عقیدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں میں الگ الگ نبی ہوئے اور ہمارے آقا حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ چھ اور خاتم النبین ہوئے۔

اس سلسلہ میں مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اور عقیدہ یہ تھا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ

[1] تنبیہ الجہال — از: مفتی حافظ بخش آنولوی — مطبع: بہارستان کشمیر لکھنؤ ص 16

[2] مجموعۃ الفتوی — از: عبدالحئی فرنگی محلی — مطبع: یوسفی لکھنؤ ص 145

صاف فرماتا ہے ''ولکن الرسول اللہ و خاتم النبین''۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا۔ مولونا نقی علی خاں مذکورہ بالا حدیث پر عقیدہ رکھنے والے کو عقیدہ اہل سنت کے خلاف جانتے تھے چنانچہ علما کی ایک بہت بڑی جماعت مولانا نقی علی خاں کی حمایت میں میدان میں اتر آئی۔ مولانا نقی علی خاں بریلوی کی جانب سے ایک استفتاء علمائے رامپور کو بھیجا گیا جس کا جواب مفتی نورالنبی رامپوری نے ان الفاظ میں دیا:۔

''یہ عقیدہ زید کا فاسد ہے کہ بخلاف نص قرآن کے قائل ہونا سات خاتم النبین کا اور قرآن سے ایک ثابت ہے اور وہ ایک منحصر ہے ذات بالبرکات محمد الرسول اللہ ﷺ میں اور نص یہ ہے کہ ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن الرسول اللہ و خاتم النبین اور نیز قول زید کا مخالف اجماع کے ہے اس لئے از صحابہ تا ایندم کوئی مفسر و محدث وجود تعداد خاتم النبین کا مقرر نہیں۔ شاید کہ حدیث شاذ کہ قسطلانی وغیرہ میں مرقوم ہے اور اس سے قائل نے اجتہاد کرکے باعانت وسوسہ شیطان کے قائل اس تعداد کا ہوا ہو۔ یہ اجتہاد اس کا بچند وجوہ باطل ہے۔ پس اس صورت میں زید خارج از مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ جمیع فرق اہل اسلام سے خارج۔ کس واسطے کہ کوئی فرقہ قائل اس کا نہیں کہ سات خاتم النبین ہیں۔'' [1]

مندرجہ بالا فتوے پر درج ذیل علما کرام اور مفتیان عظام کی تصدیقات ہیں:۔

1 : مولانا سدید الدین خاں خلف مولانا رشید الدین خاں

[1] تنبیہ الجہال — از: مفتی حافظ بخش آنولوی — مطبع: بہارستان کشمیر لکھنؤ ص 19

2 : مولانا مفتی ولی النبی رامپوری

3 : مولانا سید حسین شاہ محدث رامپوری

4 : مولانا محمد حیدر علی رامپوری

5 : مولانا شیخ محمد علی درویش مطوف رامپور

6 : مولانا عبدالحق خیرآبادی بن علامہ فضل حق خیرآبادی

7 : مولانا عبدالعلی رامپوری

8 : مولانا محمد یعقوب علی خاں رامپوری

9 : مولانا اظہر الدین احمد رامپوری

ان کے علاوہ رامپور کی ایک عظیم مذہبی شخصیت اور مولانا نقی علی خاں اور مولانا محمد احسن نانوتوی کے متفقہ عالم دین مفتی ارشاد حسین مجددی فاروقی کو بھی مولانا نقی علی خاں کی طرف سے استفتا بھیجا گیا۔ آپ نے قرآن وحدیث محدثین وفقہاعظام کی طرف سے ثابت کیا کہ:۔

''اس پر عقیدہ رکھنا اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ خاتم النبیین حضور ﷺ ہیں اور حدیث شاذ ہے۔''[1]

اس فتوے پر بھی تو علمائے کرام ومفتیان عظام کی تصدیقات ثبت ہیں۔

دوسری جانب مولانا احسن نانوتوی نے بھی اپنے عقیدہ وموقف کی حمایت حاصل کرنے کیلئے ایک سوالیہ اشتہار چھپوا کر دیگر اضلاع کے علماء ومفتیان عظام کو بھیجا مگر صرف دو جواب آئے۔ پہلا جواب مولانا احسن نانوتوی کے رشتہ دار مولانا قاسم نانوتوی نے دیا اور کتاب "تحذیر الناس" تحریر کی۔ مولانا قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک لکھا کہ:۔

''رسول کا خاتم ہونا عوام کا خیال ہے۔ بایں معنی کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد ہے اور سب میں آخری نبی ہیں۔''[2]

[1] تنبیہ الجہال — از: مفتی حافظ بخش آنولوی — مطبع: بہارستان کشمیر لکھنو ص 42

[2] تحذیر الناس — از: مولانا قاسم نانوتوی ص 3

دوسرا جواب مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی کا آیا انہوں نے اس کے جواب میں تین رسالے لکھے۔

مولانا نقی علی خاں کے عقیدہ کی حمایت اور ان کے عقیدہ وموقف کی تائید اور ''مناظرہ احمدیہ'' و ''تحذیر الناس'' کی رد میں درج ذیل رسالے وکتب لکھے گئے:۔

(۱): **تحقیقات احمدیہ حل اوہام نجدیہ** ۱۳۸۹ھ/1872ء:۔

مولانا فضل مجید بدایونی (م ۱۳۲۴ھ/ 1906ء) تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی نے مناظرہ احمدیہ کے جواب میں یہ رسالہ لکھا۔ یہ مطبع الٰہی آگرہ میں چھپا۔

(۲): **الکلام الاحسن**:۔ مولانا احسن نانوتوی کے رد میں مولانا ہدایت علی بریلوی کا رسالہ ہے

(۳): **تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال** ۱۳۹۱ھ/1874ء:۔

مفتی حافظ بخش آنولوی نے شائع کی۔ اس میں مولانا نقی علی خاں کی حمایت اور مولوی احسن و امیر احمد سہوانی کی مذمت کی ہے۔

(۴): **فتاویٰ بے نظیر درنفی آنحضرت بشیر و نظیر**:۔

اس رسالہ میں تمام علما کے فتوے یکجا شامل ہیں جو اثر ابن عباس کے قائل نہ تھے۔ بدایوں اور بریلی کے علما خاص طور پر قابل ذکر ہیں

(۵): **قسطاس فی موازنۃ اثر ابن عباس**:۔

مولانا شیخ محمد تھانوی کی اس موضوع پر قابل قدر کتاب ہے اس میں مولانا نقی علی خاں کے موقف کی حمایت کی گئی ہے۔

اس طرح اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی **منکر خاتم النبیین** ٹھہرتے تھے اس لئے فتووں کی رو سے مولانا احسن نانوتوی کی تکفیر مشہور ہوگئی۔ اس کے بعد مولانا احسن نانوتوی نے ایک اشتہار شائع کیا جس کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ مولانا نانوتوی نے توبہ

کرلی ہے۔

اس اشتہار میں مولانا احسن نانوتوی نے لکھا:۔

"عید الفطر کے روز سے چرچا ہو رہا تھا کہ مولوی نقی علی خاں صاحب نے ایک استفتا رامپور سے منگوایا ہے جس کی رو سے میری تکفیر مشہور کی وہ استفتا میری نظر سے بالتفصیل نہیں گزرا بعد تشریف لانے مولوی یعقوب علی خاں کے میں نے اس کی نقل مفصل دیکھی اور اس عقیدہ والے کی تکفیر پر میں بھی علما کے ساتھ متفق ہوں یعنی جو شخص خاتم النبیین سوائے آنحضرت ﷺ کسی دوسرے کو جانے اور آپ کی نبوت کو مخصوص کسی طبقہ کے ساتھ جانے وہ شخص میرے نزدیک بھی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے لہذا بر نظر دور کرنے مظنہ عوام یہ اشتہار دیتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سوا نہ کوئی نبی خاتم النبیین ہوا نہ ہوگا۔ پس خلاف اس عقیدہ کے غیر صحیح اور غلط تصور کیا جائے۔ المشتہر محمد احسن صدیقی" [1]

ماحصل

دراصل یہ مناظرہ مولانا عبدالقادر بدایونی اور مولانا امیر احمد بدایونی کے درمیان منعقد ہوا تھا جس کی روداد رسالہ بنام "مناظرہ احمدیہ" میں مولانا نذیر احمد سہوانی نے شائع کرائی اور اس میں بالواسطہ طور پر مولانا احسن نانوتوی کو شامل کیا۔ چونکہ مولانا نانوتوی عیدگاہ باقر گنج بریلی میں نماز عیدین کی امامت کرتے تھے اس لئے ان کے خلاف آواز اٹھنا ایک قدرتی اور فطرتی بات تھی۔

[1] تنبیہ الجہال از: مفتی حافظ بخش آنولوی ص 22,23

مولانا احسن نانوتوی کی جانب سے اثر ابن عباس کی صحت میں جو تحریرات شائع ہوئیں ان سے "مناظرہ احمدیہ" میں شائع ہوئی تحریر کی تائید ہوتی تھی مولانا نقی علی خاں بریلوی ﷫ جو اپنے ہمعصر علما میں اعلی مقام رکھتے تھے اور زبردست دینی فہم وفراست اور فقیہانہ شان کے مالک تھے ان کا مولانا نانوتوی کے مقابل آنا مذہبی ودینی تقاضہ تھا

"مناظرہ احمدیہ" میں جو تحریر شائع ہوئی اگر مولانا نانوتوی ابتداء میں ہی اس کا رد کر دیتے تو معاملہ اتنا طول نہ پکڑتا مگر اس کے برخلاف انہوں نے اس تحریر کو صحیح ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی اور نتیجہ درانجام توبہ نامہ شائع کرنا پڑا۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس تنازعہ میں ان تمام علما نے جو صحت اثر ابن عباس کے قائل نہ تھے مولانا نانوتوی کی تکفیر کی مگر مولانا نقی علی خاں نے انتہائی احتیاط سے کام لیا اور مولانا نانوتوی کی تکفیر نہیں کی اور ان کے عقیدہ کو عقیدہ اہل سنت کے خلاف قرار دیا۔ اس کا ثبوت مفتی حافظ بخش آنولوی کی مندرجہ ذیل تحریر ہے:۔

"مولوی صاحب ممدوح کو کسی کی تکفیر مشتہر کرنے سے کیا غرض تھی۔ نہ آپ کی یہ عادت۔ مسائل جو مہر کے واسطے آتے ہیں جواب علیحدہ لکھ دیتے ہیں کسی کی تحریر سے تعرض نہیں کرتے۔" [1]

شہید محبت کا سفر آخرت

مولانا نقی علی خاں بریلوی ﷫ کا خونی اسہال کے عارضہ میں ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ مطابق 1880ء کو وصال ہوا۔ علما نے اس کو شہادت سے تعبیر کیا۔ آپ اپنے والد ماجد امام العلما مولانا رضا علی خاں کے پہلو میں محو استراحت ہوئے۔ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی آپ کے آخری لمحات کا اسطرح بیان کرتے ہیں:۔

[1] تنبیہ الجہال از: مفتی حافظ بخش آنولوی ص 23